اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۱۲ روپے
ششماہی ۱۱ ؎
سہ ماہی ۶ ؎
ماہوار ۲/۱ ؎

یوم شنبہ
۶ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ

جلد ۳ | ۲۹ اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۴۸

اخبار احمدیہ

— رتن باغ لاہور ۲۸ اکتوبر۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ۷ بجے بذریعہ موٹر ربوہ تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ دو صاحبزادیاں۔ میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب سیکرٹری بھی گئے ہیں۔

— مکرم میاں نواب عبد اللہ خان صاحب کو آج شام پھر ضعف کا دورہ ہو گیا۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

— سیدہ ام متین سلمہا کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے احباب انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

— آج دوپہر کے بعد صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ بھی ربوہ تشریف لے گئے۔

ہم کانفرنس کے قواعد کی وجہ سے اپنی قرارداد کو محدود رکھنے پر مجبور تھے

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ پاکستان کے مدیران جرائد کی کانفرنس کے سیکرٹری مسٹر حمید نظامی مدیر نوائے وقت نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کانفرنس کے قواعد وضوابط کی وجہ سے ہم مجبور تھے کہ ہم اپنی قرارداد میں صرف انہی حقوق کے خلاف احتجاج کریں یا انہی کی ترمیم وتنسیخ کے متعلق ذکر کریں جن کا تعلق اخبارات اور اخبار نویسوں کے ساتھ ہے۔

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ پاکستان کے رکن مواصلات آنریبل سردار بہادر خاں نے ریلوے کے مزدوروں کو یقین دلایا ہے کہ وہ انتہائی ہمدردی کیساتھ ان کے مطالبات پر غور کرنے کیلئے تیار ہیں۔

صوبائی اسمبلی کی ۱۹۵ نشستوں میں سے ۲۴ نشستیں مہاجروں کیلئے مخصوص ہوں گی

بڑے زمینداروں۔ کامرس۔ انڈسٹری اور لیبر کی نشستیں ختم۔ یونیورسٹی کی نشست بحال رہی

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ ایک غیر معمولی سرکاری گزٹ میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کی مجلس قانون ساز میں آئندہ انتخابات میں ۱۹۵ نشستیں ہوں گی۔ جن میں سے کم از کم ۲۴ ضرور مہاجرین کے لئے وقف ہوں گی۔ لاہور کارپوریشن کی طرف سے ۳ ارکن ہوں گے۔ ۳ نشستیں عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ عورتوں کی ان تین نشستوں کے علاوہ صوبے میں ۲ اور نشستیں عورتوں کے لئے وقف ہیں۔ ایک ملتان شہر اور چھاؤنی کی طرف سے۔ دوسری راولپنڈی شہر اور چھاؤنی کی طرف سے ۴ نشستیں پاکستانی عیسائیوں کے لئے ہوں گی۔ جن میں اینگلو پاکستانی بھی شامل ہیں۔ اور پانچویں نشست عارضی طور پر فی الحال دوسری اقلیتوں کے لئے رکھی گئی ہے اس دفعہ یونیورسٹی کے لئے تو ایک سیٹ ہو گی۔ لیکن بڑے زمینداروں کیلئے کوئی سیٹ نہ ہو گی الیکشن انکوائری کمیٹی نے نشستوں کے تعین کا انحصار صوبے کی آبادی پر رکھا ہے جس کا اندازہ زیادہ سے زیادہ ۱۹۶ لاکھ کیا جاتا ہے اور ہر لاکھ پر ایک نشست مقرر کی گئی ہے۔

نشستوں کے تقرر و تعین کے سلسلے میں کمیٹی کے روبرو مہاجروں کی نمائندگی کا مسئلہ بہت زیادہ زیر بحث رہا ہے ہر بالغ کو ووٹ کا حق دینے سے تو صرف ان کو حق رائے دہی مل سکتا تھا۔ اس سے ان کے نمائندوں کے لازمی طور پر اسمبلی میں آجانے کی گارنٹی نہیں مل سکتی تھی۔ لہذا اس معاملے کو خاص طور پر زیر توجہ رکھا گیا۔ کیونکہ ابھی بہت سے مہاجروں کو مستقل قیام گاہ ملنا بھی باقی ہے اور ابھی بعض حلقوں میں مہاجر و انصار میں اجنبیت بھی پائی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں کمیٹی کی رائے میں تین تجویزیں تھیں۔ اول یہ تھی (جو سیاسی لحاظ سے مہلک تصور کر کے گرا دی گئی) کہ مہاجرین کا علیحدہ انتخاب کرایا جائے۔ دوسری دونوں تجویزیں ایک زیادہ ممبروں والے حلقہ ہائے انتخاب بنانے کی تھیں۔ جن میں گو نشستوں کا تعین مہاجروں کے لئے علیحدہ نہ ہو۔ لیکن ان حلقوں میں مہاجروں کی تعداد کافی ہو۔ لیکن اس سے خطرہ تھا کہ مقامی وغیر مقامی کی جو خلیج اس وقت حائل ہے وہ پاٹی جانے کی بجائے اور وسیع ہو جائے گی یہ تجویز اس مفروضے کی بنا پر تھی کہ ایک مہاجر ووٹر کو حلقوں کی تعداد کے مطابق اتنے ووٹ دینے کا حق ہو۔ اور وہ اپنے ووٹ خواہ ایک کو دیدے یا تقسیم کر کے دے۔ خیال یہ تھا کہ مہاجر مہاجر ہی کو ووٹ دیگا۔ لیکن اس سے بھی خواہ کوئی مہاجر رکن منتخب ہو جاتا یا نہ ہو جاتا انصار و مہاجر کے تعلقات کی خرابی کے زیادہ ہو جانے کا احتمال تھا۔ لہذا کمیٹی نے یہی مناسب سمجھا کہ مہاجروں کے لئے نشستوں کا تعین کر دے اور یہی ایک طریقہ تھا کہ بعض مخصوص حلقوں میں دو رکن کھڑے ہونے کی اجازت ہو اور ہر ووٹر کو اختیار ہو کہ جس کو چاہے ووٹ دے دے۔ ووٹوں کی گنتی پر اگر مہاجر رکن کے ووٹ زیادہ ہوئے تو وہ دوسری نشست ووٹوں کے لحاظ سے پر کی جائے گی۔ لیکن اگر مہاجر کے ووٹ کم ہوں گے تو دونوں میں سے ایک نشست ضرور مہاجر کو دی جائے گی۔ لیکن یہ امتیاز صرف ایک ہی انتخاب کیلئے ہو گا۔ اس کے بعد یہ دونوں حلقے دو جداگانہ حلقے بنا دیئے جائیں گے۔ اس طرح وہ ۲۴ نشستیں لے سکیں گے لیکن وہ اس سے زیادہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد پاکستان کی دوسری اقلیتوں کا سوال زیر غور تھا۔ جن میں پاکستانی عیسائی۔ اچھوت۔ اینگلو پاکستانی اور پارسی آتے ہیں۔ ان کیلئے کمیٹی نے پانچ نشستوں کی سفارش کی ہے۔ تین لاہور سے۔ ایک ملتان سے اور ایک راولپنڈی سے عورتوں کی نشستوں کے لئے علاقوں کا تعین تعلیم اور سیاسی بیداری کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے اس مسئلے پر انتہائی غور و خوض کے بعد کہ۔ معین کردہ حلقوں میں عورتوں کو دوسرے ممبروں کو بھی ووٹ دینے کا حق ہو گا کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ ان مخصوص حلقوں میں عورتیں صرف عورتوں ہی کو ووٹ دیں۔ تاکہ ناخوشگواری پیدا نہ ہو۔ لیکن اس سے ان کا دوسرے حلقوں سے کھڑے ہونے کا حق زائل نہیں ہوتا۔ لیکن موجودہ بدلے ہوئے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیٹی نے بڑے زمینداروں۔ تجارت۔ انڈسٹری اور لیبر کے لئے علیحدہ نشستوں کا تقرر مناسب نہیں سمجھا۔ صرف یونیورسٹی کی نشست کو بحال رکھا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ایک علمی طبقے کی نمائندگی کرتی ہے۔ لیکن اس سلسلے میں کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ تمام وہ گریجویٹ اور مشرقی زبانوں کا ڈپلومہ یافتہ ووٹر بنائے جائیں۔ جو گذشتہ تین سال سے ایسی اسناد حاصل کئے ہوئے ہیں۔ (سرکاری اطلاع)

مذہبی فرقوں سے روس کی رواداری کا ڈھنڈورا محض سیاسی مجبوری ہے

پولینڈ کے ایک نامور سکالر کا بیان

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ پولینڈ کے ایک نامور سکالر ارسلان بوہڈ انووکو نے جریدہ "اسلامک ریویو" کی نومبر کی اشاعت میں ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے جس میں بالتصریح یہ بیان کیا ہے کہ مذہبی فرقوں سے روس کی "رواداری اور مراعات" کا جو ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے وہ محض سیاسی مجبوری کی وجہ سے ہے۔ روسی حکومت کی اسلام سے ذرا زیادہ رواداری برتنے کی صرف ایک وجہ ہے کہ دنیا کی سیاسیات میں اس کا کردار دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض اسلامی ممالک۔ مثلاً عرب ملکوں اور پاکستان سے اس کے سفارتی تعلقات قائم ہیں۔ لہذا اس کے لئے یہ مسئلہ نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے کہ دوسرے ممالک کے مسلمانوں کو رواداری کا یقین دلانے کے لئے کچھ نہ کچھ رواداری برتنے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں ہوتا کہ اس کی مذہب دشمنی کا جذبہ ختم ہو گیا ہے۔ بلکہ اگر چیکوسلواکیہ کے مذہبی لوگوں پر مظالم دیکھے جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا یہ جذبہ عناد روز افزوں تیز تر ہے۔ مذہبی انجمنوں کے وجود کے قیام کی اجازت بھی صرف بیرونی بھرم رکھنے کے لئے ہے۔ آخر میں آپ نے بیان کیا ہے کہ مذہبی رواداری کے متعلق روسی جرائد کے مقالوں کو بڑی توجہ سے پڑھنا چاہئے کیونکہ ان کا جائے وقوع پر تصدیق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

پی پنگ ۲۸ اکتوبر۔ کمیونسٹوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے کانٹون سے پسپا ہونے والی چیانگ کائی شیک کی نیشنلسٹ فوجوں کا بالکل صفایا کر دیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے متعلق ضروری اعلان

بحکم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اہم اعلان شائع کیا جاتا ہے

"جملہ مجالس خدام احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آنے والے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں جو ۳۰-۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔ ایک نہائت اہم اعلان فرمائیں گے۔ جو خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں تبدیلی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شامل ہوں"

پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ احمدنگر۔ ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ یہ کوشش کریں کہ سب کے سب خدام اس اجتماع میں شامل ہوں۔

حضرت امیرالمومنین کی تقریر ۳۰ اکتوبر بروز اتوار ہوگی

مندرجہ بالا تینوں اداروں کے علاوہ دیگر مجالس خدام الاحمدیہ کے جملہ ممبران کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان بھی خاص توجہ کریں۔ اس امر کا خاص خیال رہے کہ پروگرام میں حضور کی تقریر کا وقت یکم نومبر کو ۱۰ بجے رکھا گیا تھا۔ مگر اب حضور یہ تقریر بجائے یکم نومبر کے ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء بعد نماز ظہر بوقت ۳ بجے اجتماع کے موقعہ پر ارشاد فرمائیں گے۔ اس لئے خدام کو ۱۱ بجے سے قبل پہونچ جانا ضروری ہے۔ ربوہ میں آجکل کافی سردی ہے۔ اس لئے اجتماع پر آنے والے خدام اپنے ساتھ گرم بستر لائیں۔ اسی طرح خیموں کے لئے موٹے موٹے کھیس ہمراہ لائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کوائف ربوہ

۱- ۲۵ اکتوبر ۴۹ء طلبائے ہائی سکول لائلپور کی ایک ٹیم والی بال کے میچ کے لئے ربوہ میں آئی۔ ہمارے ربوہ کے نوجوانوں سے اس ٹیم کا مقابلہ دوستانہ فضا میں ہوا۔ جس میں ربوہ کی ٹیم نمایاں طور پر کامیاب رہی نوجوانان لائلپور نے واپسی کے وقت ہمارے نوجوانوں کی مہمان نوازی کی بہت بہت تعریف کی اور شکریہ ادا کیا۔

۲- ۲۷ اکتوبر آج ربوہ کی نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ سے تشریف لائے۔ اس کمیٹی کے آنریری سیکرٹری کے فرائض مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سرانجام دے رہے ہیں۔ مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب و مکرم جناب راجہ علی محمد صاحب تحصیلدار صاحب چنیوٹ بھی اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور یہ سب صاحبان شریک اجلاس ہوئے۔

۳- مسجد مبارک ربوہ کی تعمیر کے سلسلہ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اہالیان ربوہ کے چندہ کی تعداد مبلغ ایک ہزار روپیہ تک پہنچ چکی ہے۔

۴- مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب امیر مقامی آجکل ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہوئے ہیں اور ان کی جگہ امیر مقامی مولوی عبدالمغنی خانصاحب ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کی طبیعت ناساز ہے۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

۵- خدام الاحمدیہ کے کارکن اپنے جلسہ کی تیاری میں سرگرمی سے مصروف ہیں۔

۶- ربوہ میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے انچارج کے فرائض شیخ مبارک احمد صاحب ابن خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سرانجام دے رہے ہیں۔

۷- حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور دیگر اہل بیت خاندان نبوت میں ہر طرح سے خیریت ہے۔

۸- نصرت گرلز سکول میں باقاعدگی کے ساتھ تعلیم ہو رہی ہے۔ ہیڈ ماسٹری کے فرائض عزیزہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ سرانجام دے رہی ہیں۔

۹- ربوہ میں پختہ عمارت کی تیاری کیلئے جو بھٹہ بنایا گیا ہے۔ جس میں خام اینٹ کئی لاکھ بھری ہوئی ہے اسے ۲۶ تاریخ کو آگ دے دی گئی۔

خاکسار شیخ محمد الدین جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ربوہ

اعلیٰ قربانی کا مقام حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرو

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہم اس وقت مصائب اور مشکلات میں سے گزر رہے ہیں۔ اور ان کا ازالہ سوائے اللہ تعالےٰ کے فضل کے نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنا ہماری قربانیوں اور ایثار پر منحصر ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ انسان کے لئے اپنے فضل نازل کرتا ہے۔ اور اس کی مشکلات کو دور کرتا ہے۔ اور انسان کے لئے ترقی کا راستہ کھولتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ انسان سے قربانی۔ ایمان اور توکل کا مطالبہ کرتا ہے۔ جب انسان جب کچھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے اپنے خزانوں کے موتہہ کھول دیتا ہے۔ لیکن جب تک انسان اپنے پاس کی چیز کو اپنے سینہ سے لگائے رکھتا ہے۔ اور اپنے بخل کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اسے قربان کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ بھی اپنے فضلوں کے دروازے کھولنے کو تیار نہیں ہوتا اور اتنے احسانات اور اتنے فضلوں کے باوجود جس شخص کے دل میں کامل ایمان اور کامل توکل پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ نئی زندگی پانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ اور وہ شخص اس قابل نہیں۔ کہ اسکی طرف اللہ تعالےٰ کی مغفرت کا ہاتھ بڑھے۔ پس اعلےٰ قربانی کے مقام کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرو۔ اور اپنے نفسوں میں تبدیلی پیدا کرو"

اللہ تعالےٰ کی راہ میں اعلےٰ قربانیوں میں سے تحریک جدید کے ذریعہ بیرونی ممالک میں جو وسیع پیمانہ پر تبلیغ ہو رہی ہے۔ اس کے لئے وعدہ کرنے والے مخلص مجاہدوں کو علم ہو گا۔ کہ اس سال کے ختم ہونے میں قلیل ترین عرصہ رہ گیا ہے۔ جن مجاہدوں نے ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ وہ فوری توجہ فرما کر اپنا عہد پورا کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۲۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء

اسلامی معاشرہ

ہم نے کل مجملاً عرض کیا تھا کہ بفرض محال کیمونزم مادی نقطۂ نظر سے معاشی مسئلہ کو خاطر خواہ حل کر بھی لے۔ تو چونکہ اس کا تصور زندگی محض مادی ہے۔ اور اسی دنیا تک محدود ہے۔ اس لئے وہ اس سوسائٹی کی ساخت کے راستہ میں جو اسلام بنانا چاہتا ہے بجائے ممد و معاون ہونے کے سدِّ سکندری بن جاتا ہے۔ کیونکہ اسلام جس جنت کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ وہ نیکی بدی کی تمیز اور ان میں سے کسی کو اختیار کرنے کی آزادی سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر انفاق مال یعنی وہ دولت جو انسان اپنی محنت سے پیدا کرتا ہے۔ اس کو طوعی طور پر خرچ کرنے کی آزادی مفقود ہو جائے۔ تو انسان اس عبادت سے محروم رہ جاتا ہے۔ جو اس جنت کے لئے اینٹ اور گارے کا کام دیتی ہے۔ کیونکہ جب تمام پیداوار ریاست کی ملکیت قرار پاتی ہے۔ تو چونکہ انفاق مال کی انفرادی آزادی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ فطرت کے ایک عظیم الشان محرک کا ارتقاء رک جاتا ہے۔ اور آخر کار مردہ ہو جاتا ہے۔ اور انسان اس لحاظ سے جمادات کے زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر فطری صلاحیتوں کو یکے بعد دیگرے فنا کر دیا جائے۔ تو انسان سراسر ایک پتھر بن جائے گا انسان نہیں رہے گا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو تحریک بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو کر محض عقل کے سہارے پر چلائی جاتی ہے۔ خواہ ابتداءً وہ مادی نقطۂ نظر سے کتنی بھی دلآویز کیوں نہ ہو۔ انسانیت کے لئے حقیقی طور پر فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ انجام کار وہ "نقصان دہ" ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے جو لوگ کیمونزم سے متاثر ہو کر اس پر زور دیتے ہیں کہ کیمونزم نے جو معاشی حل پیش کیا ہے وہی حل اسلام بھی پیش کرتا ہے خطرناک غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس امر کو تو خود کیمونسٹ خیال کے دوست بھی تسلیم کرتے ہیں کہ معاشی مسئلہ اسلام کے نزدیک زندگی کا بنیادی مسئلہ نہیں ہے۔ چنانچہ غلام محمد صاحب بٹ اپنے ایک مقالہ میں جو ہفت روزہ "چٹان" اشاعت ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں "سبیل عزم" کے زیر عنوان [illegible] چھپا ہے فرماتے ہیں:-

"بے شک معاشی مسئلہ کا حل اسلام کے نزدیک ایک بنیادی اصول نہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ عملی طور پر وہ اسے ایک اولین مقصد بھی قرار دیتا ہے۔"

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ معاشی مسئلہ اسلام کے نزدیک بھی عملی طور پر ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ تو پھر بھی غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اگر یہ مسئلہ اسلام میں ایک بنیادی اصول نہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اسلام کا بنیادی اصول اس تحریک سے الگ ہے۔ جس کا بنیادی اصول صرف اسی مسئلہ کو حل کرنا ہے۔ اور اس لئے اس مسئلہ کو حل کرنے میں اسلام کا طریق کار وہ نہیں ہو سکتا جو اس تحریک کا ہو سکتا ہے۔ جس کے نزدیک یہی مسئلہ بنیادی اصول ہے۔ اس لئے جو لوگ اسلامی ممالک میں بھی معاشی مسئلہ کو کیمونزم کے طریقوں پر حل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بنیادی غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ جب دونوں کے مقاصد ہی متضاد ہیں تو ایک مسئلہ کو حل کرنے کے لئے دونوں کے طریق کار کس طرح یکساں ہو سکتے ہیں۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ معاشی مسئلہ کو یہاں بھی حل کیا جائے۔ ان کو پہلے اس بات کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ اسلام کے طریق کار کو اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ یا کیمونزم کے طریق کار کو۔ اسکے بعد ان کو دونوں طریق کار کے مابہ الامتیاز کو معلوم کرنا چاہیئے۔ ہم نے اپنے گزشتہ مضمون میں اس مابہ الامتیاز کی طرف اشارات کئے ہیں جب تک ہم اسلامی طریق کار اور اشتراکی طریق کا موازنہ نہ کریں گے۔ اس وقت تک ہم اس غلطی سے نہیں بچ سکتے جس میں اکثر وہ لوگ جو یہاں معاشی اصلاحات چاہتے پڑ جاتے ہیں۔ اور یہ ثابت کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ کہ اسلام میں بھی ان جبریہ طریقوں کی اجازت ہے جو کمیونزم اختیار کرتا ہے۔ چنانچہ یہی صاحب جن کا حوالہ ہم نے اوپر درج کیا ہے۔ اسی مضمون میں رقمطراز ہیں۔

"آپ کو اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے موجودہ معاشرہ اور اسکے معیشی ڈھانچے کو یکسر ختم کر دینا پڑے گا۔ اور اس سلسلہ میں حرام سے پیدا کردہ جتنی دولت ہو گی اسے غاصبوں سے چھیننا پڑے گا۔"

اب ایک شخص جو اسلامی طریق کار کو صحیح طور پر سمجھتا ہے۔ وہ ایسی بات کبھی نہیں کہہ سکتا۔ یہ طریق کار جو یہ صاحب اختیار کرنے کے لئے بضد نظر آتے ہیں۔ خالص اشتراکی طریق کار ہے۔ اسلام سے اسکو کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اگر ہم معاشرہ کو اسلامی طریقہ سے تبدیل کرنے کے خواہشمند ہیں تو ہمیں ان حدود کے اندر رہنا ہو گا۔ جو اکراہی اور طوعی طریق عمل کے لئے اسلام نے مقرر کئے ہیں یہ بلا امتیاز چھینا جھپٹی اشتراکی طریق تو بے شک ہے۔ لیکن اسلامی طریق قطعاً نہیں۔

بے شک موجودہ معاشرہ اور اس کے معیشتی ڈھانچہ میں تلخیاں ہیں لیکن اسکو اسلامی اصولوں کے مطابق بدلنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم پہلے اس بنیادی غلطی کو معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ جو ان معاشی تلخیوں کی حقیقی ذمہ وار ہے۔ محض جبر سے ظاہری ہیئت کو بدلنے سے حقیقی مرض کا استیصال نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے ساتھ پھر جو بے گناہ خون کے بہنے کا خطرہ ہے۔ وہ مزید براں ہے۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ موجودہ معاشی تلخیوں کی حقیقی وجہ کیا ہے۔ جب تک ہم پہلے اس مسئلہ کو حل نہ کریں۔ محض اسلام کا نام لے کر کمیونزم کے جبری طریقوں کی وکالت کرنا پرلے درجہ کی بے پرواہی ہے۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ اسلام دشمنی ہے۔ اور اسلام کے نام کو محض اشتراکی اغراض کے لئے استعمال کرنا ہے۔

جب یہ تسلیم ہے کہ معاشی مسئلہ اسلام کا بنیادی مسئلہ نہیں۔ تو پھر کیا ضروری نہیں کہ ہم پیشتر اس کے کہ اشتراکی طریق کار کو اسلامی بتائیں ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ اسلام کا بنیادی مسئلہ کیا ہے۔ جب تک ہم اسلام کا بنیادی مسئلہ معلوم نہ کریں۔ اس کے ایک فروعی مسئلہ کو جو خواہ کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو کس طرح حل کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر ایک درخت کی شاخ اس کے مزاج کی حامل ہوتی ہے۔ جو مزاج درخت کا ہو گا وہی مزاج شاخ کا ہو گا۔

آؤ اب دیکھیں کہ اسلام کا بنیادی مسئلہ کیا ہے جیسا کہ ہم کل کے مضمون میں عرض کر چکے ہیں۔ اسلام انسان کو اس جنت کے لئے تیار کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کی جنت ہے۔ جس کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

یعنی اے اطمینان یافتہ جان خوشی بخوشی اپنے رب کی طرف پھر جا اسکے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور اسکی جنت میں داخل ہو جا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے حیوان سے انسان انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنانا۔

اسلام کے رو سے معاشی مسئلہ خواہ کتنا بھی اہم ہو۔ اسلام کے اس بنیادی اصول کے مطابق ہی حل کیا جائے گا۔ جب تک ہم اسلام کے اس بنیادی اصول کو اپنی ذہنیتوں میں مستحکم نہیں کریں گے اس وقت تک معاشی مسئلہ کا جو بھی حل کیا جائیگا۔ وہ خواہ مادی لحاظ سے کتنا بھی دلآویز کیوں نہ ہو۔ اسلامی حل نہیں کہلا سکتا۔ معاشی مسئلہ کا وہی حل اسلامی ہو گا۔ جو اسلام کے اس بنیادی مسئلہ کے ساتھ مطابقت کھائے گا۔ اس لئے جو حل معاشی مسئلہ کا کیمونزم سے متاثر ہو کر پیش کیا جائے گا۔ لازماً غیر اسلامی ہو گا۔ محض اسلامی اسلامی کہنے سے اسلامی نہیں بن جائے گا۔

ہمارے معاشرے میں جو تلخیاں ہیں وہ قطعاً اس وجہ سے نہیں ہیں کہ تقسیم دولت کیمونزم کے طریقہ سے نہیں کی جاتی۔ نہ اس وجہ سے ہیں کہ ریاست کی بجائے انفرادی ملکیت جائز رکھی گئی ہے۔ یہ تلخیاں اس وجہ سے ہیں کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کو جس کی ہم نے اوپر توضیح کی ہے۔ دنیا نے نظر انداز کر دیا ہے۔ اور بجائے حقیقی اسلامی جنت کے حصول کے صرف مادی عیاشیوں کی جنت کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے۔

عہد نبوت و خلافت راشدہ میں جو معاشی توازن قائم ہوا تھا۔ وہ تقسیم دولت کے ان اصولوں کے مطابق نہیں ہوا تھا۔ جو کمیونزم سے متاثر دماغوں میں جاگزیں ہو گئے ہیں بلکہ اس توازن کا یہ کرشمہ تھا کہ ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

اس وقت معاشرہ میں وہ تلخیاں نہیں رہی تھیں۔ جو آج ہم اپنے معاشرے میں محسوس کر رہے ہیں اور یہ موجودہ تلخیاں ایسی ہیں۔ کہ جب تک ہم اسلام کے بنیادی اصول کو از سر نو نہ اپنائیں گے۔ اس وقت تک دور نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ یہ اس بنیادی اصول کی خلاف ورزی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ جس کا علمبردار اسلام ہے۔ اور جس کی تشریح ہم اوپر کر چکے ہیں۔ یہ تلخیاں الحاد کی وجہ سے ہیں نہ کہ دولت کی غیر مساوی تقسیم کی وجہ سے۔ اس لئے دولت کی مساوی تقسیم بھی اس کا علاج نہیں کر سکتی جب تک ہم الحاد کی جنگل میں گرفتار ہیں۔

روح اور علم النفس

(۳)

زندگی کا مقصد

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور)

ماہرین نفسیات اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ اکثر ذہنی خرابیاں (Neuroses) اور ارادہ میں یکجہتی کا فقدان (Conflict) زندگی کی اصل غرض اور مقصد فوت ہو جانے یا معین نہ ہو سکنے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا۔ کہ تحلیل نفسی کے ذریعہ زندگی کا حقیقی اور کامیاب مقصد دریافت کیا جائے۔ چنانچہ سگمنڈ فرائڈ نے پہلے پہل انسانی زندگی کا مقصد وحید جسمانی حظ (Pleasure Principal) سمجھا اور میکڈوگل وغیرہ نے بھی اس سے ملتے جلتے مقاصد چنے۔ جیسے عزت نفسی (Self regard) جو کہ بعض صوفیا اور فلاسفہ کے خودی۔ اور انانیت ایسے نظریوں سے ملتا ہے۔

مگر یہ نظریے انسانی خود غرضی اور کوتاہ فہمی پر مبنی تھے۔ کیونکہ ایسی انسانی زندگیاں جو کہ ارادۃً قربانی کے جذبہ سے معمور ہوں۔ یا ایسی زندگیاں جو ایک خاص مقصد کے لئے مصائب اور آلام کے راستہ سے سر مو بھر بھی گریز نہ کرتی ہوں۔ ان نظریوں کو غلط ثابت کرنے کے لئے کافی تھیں۔

اس لئے آخر میں فرائڈ نے اپنا پہلا نظریہ جو کہ قیاس مع الفارق تھا۔ بدل دیا۔ اور انسانی زندگی کا مقصد تلاش حقیقت یعنی Reality principle مناسب اور درست سمجھا۔ مگر یہ بھی ایک فلسفیانہ نظریے سے بڑھ کر حیثیت حاصل نہ کر سکا۔ کیونکہ جب تک اس حقیقت کا تعین نہ کیا جائے۔ جس کی تلاش میں نفس انسانی پریشان رہتا ہے جس کے نہ ملنے سے انسانی زندگی رائیگاں تصور کی جاتی ہے۔ صرف تلاش حقیقت کو مقصد ٹھہرانا ایک ادھوری سی بات تھی۔

حقیقت میں ان لوگوں کی نظر ہمیشہ سفلی اور مادی اشیاء کی طرف اٹھتی ہے۔ اور سفلی اور مادی مقاصد میں سے کوئی بھی چیز انسانی زندگی کی اصل غرض و غایت بننے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور انسانی زندگی کا کوئی روحانی یا اور اس قسم کا مقصد ٹھہرانے سے یہ لوگ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اسی لئے اس نظریہ سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ کہ انسانی زندگی کا مقصد تلاش حقیقت ہے اور بس۔

یہ بات واضح ہے کہ جب یہ ثابت ہو چکا۔ کہ انسان ایک باشعور با ارادہ اور ذی روح ہستی ہے۔ تو اسکو پہلی اور ضروری تلاش اسی امر کی ہوگی۔ کہ اسکی زندگی کا منبع اور مبدا کیا ہے۔ اگر یہ حقیقت اس پر آشکارا ہو جائے۔ خواہ جبلی اور لاشعوری طور پر یا علمی اور مشاہداتی رنگ میں تو ایک گونہ تسلی ہو سکتی ہے۔ مگر پھر بھی دوسری اور ضروری حقیقت جسکی تلاش باقی رہ جائیگی۔ وہ زندگی کی اصل غرض اور مقصد ہے۔ غرض یہ دو حقیقتیں ہیں۔ جن کو اگر انسان کی تلاش اور سرگردانی حاصل کر سکے۔ تو زندگی کا مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔

چنانچہ جبلّی طور پر انسان آگاہ ہے۔ کہ اس کا منبع اور خالق کون ہے۔ تحلیل نفسی کے ذریعہ بھی یہ مشاہدہ میں آچکا ہے۔ کہ انسانی ذہن کے لاشعوری حصہ میں جو کہ جبلی طور پر انسانی زندگی اور مقاصد کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ امر نہایت مضبوطی سے گڑا ہوا ہے۔ کہ اسکو پیدا کرنے والی ایک قادر مطلق ہستی ہے جیسا کہ فرائڈ بھی اعتراف کرتا ہے۔ کہ "انسانی روح میں خدائی طاقتوں کے متعلق ایک ناقابل تسخیر اور نہ مٹنے والا ایمان موجود ہے۔ جو کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کے لاشعوری حصہ میں محسوس کرتا ہے۔" گو ماہرین نفسیات خدا کی پہچان کے اس ابدی مادہ کو قرون اولی کے مذہبی اعتقادات کا ورثہ قرار دیتے ہیں۔ مگر دوسری جگہ یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جبلی اور فطرتی جذبے قدرت کا عطیہ ہوتے ہیں۔ نہ کہ کسبی چیز۔ غرض یہ بودی اور بلا دلیل توجیہ اس حقیقت پر پردہ نہیں ڈال سکتی۔ جو کہ حضرت باری تعالے نے اپنی کلام پاک میں خود بیان فرمادی ہے۔

" الست بربکم قالوا بلیٰ۔ یعنی میں نے روحوں کو کہا۔ کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں۔ اسی آیت میں خدا تعالے نے قصہ کے رنگ میں روحوں کی اس خاصیت کو بیان فرماتا ہے۔ جو ان کی فطرت میں اس نے رکھی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ کوئی روح فطرت کی رو سے خدا تعالے کا انکار نہیں کر سکتی۔ صرف منکروں کو اپنے خیال میں دلیل نہ ملنے کی وجہ سے انکار ہے مگر باوجود اس انکار کے وہ اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ ہر ایک حادث کے واسطے ضرور ایک محدث ہے۔۔۔۔ پس ایسا محقق اگرچہ خدا کے وجود کا اقرار نہیں کرتا۔ مگر ایک طور سے تو اس نے اقرار کر ہی دیا۔ کہ وہ بھی ہماری طرح معلولات کے لئے علل کی تلاش میں ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا اقرار ہے۔ اگرچہ کامل اقرار نہیں۔ ماسوا اس کے اگر کسی ترکیب سے ایک منکر وجود باری کو ایسے طور سے بیہوش کیا جائے۔ کہ وہ اس سفلی زندگی کے خیالات میں بالکل الگ ہو کر اور تمام ارادوں میں معطل رہ کر اعلیٰ ہستی کے قبضہ میں ہو جائے۔ تو اس صورت میں خدا کے وجود کا اقرار کرے گا۔ انکار نہیں کرے گا۔ جیسا کہ اس پر بڑے بڑے مجربین کا تجربہ ہے۔ سو ایسی حالت کی طرف اسی آیت میں اشارہ ہے۔ اور مطلب آیت یہ ہے۔ کہ انکار وجود باری صرف سفلی زندگی تک ہے۔ ورنہ اصل فطرت میں اقرار بھرا ہوا ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ بیان فرمودہ تشریح شاہد ہے۔ کہ رب آدم نے ان کی ارواح میں فطرتی اور جبلی طور پر نفس کی اس تشنگی کا سامان مرکوز فرمادیا ہے۔ اور ہر فرد بشر قالوا بلیٰ کا مصداق ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ انسان خواہ کسی خیال اور مذہب کا ہو۔ مگر سکرۃ الموت میں جبکہ اس سفلی دنیا سے رشتہ کٹنے لگے۔ اور عالم بالا سے تعلق جڑنے والا ہو۔ تو انسان خدا یا گاڈ یا پربھو کا بلند آواز سے اقرار کرتا ہے۔ ایسا ہی ماہرین نفسیات نے ہپناٹزم کے ذریعہ جو تجربات کئے ہیں۔ وہ بھی اس حقیقت سے آگاہ ہیں۔ ہپناٹزم کا یہ مطلب ہے۔ کہ معمول کو عامل یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ اس کا رشتہ شعوری عامل کے علاوہ اور تمام دنیا سے کٹ گیا ہے۔ جن لوگوں پر اس کا اثر ہو جاتا ہے۔ وہ عامل کے احکام ماننے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ عامل کے حکم سے کسی عضو کے خون کا دوران بھی بند کیا جا سکتا ہے بلکہ بغیر آگ کے جسم کے حصوں پر محض خالی یقین دلانے پر (Suggestion) چھالے تک پڑ جاتے ہیں مگر پھر بھی عامل معمول پر پورا تصرف نہیں رکھتا۔ اگر وہ اسکو کوئی مخرب الاخلاق یا عقائد حقہ کے خلاف حکم دے۔ تو فوراً عمل ٹوٹ جاتا ہے۔ ماہرین نفسیات ہپناٹزم کے عمل کے نتیجے میں یہ بات تسلیم کرتے ہیں۔ کہ نفس انسانی میں روح (Psyche) موجود ہے۔ دوسرے انسان میں جبلی اور فطرتی طور پر اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ جاگزیں ہے۔ دوسرا ذریعہ حس کے نتیجہ میں انسان یقینی طور پر خدا تعالے کے وجود کا اقرار کرتا ہے۔ اور علمی اور مشاہداتی رنگ میں ایمان لے آتا ہے۔ اس کا ذکر انشاء اللہ پھر آجائے گا

اس کے بعد دوسری اور ضروری حقیقت جس کی تلاش میں انسانی نفس پریشان رہتا ہے۔ وہ زندگی کی اصل غرض اور اسکی منزل مقصود ہے۔ ماہرین نفسیات اور فلاسفہ نے انسانی زندگی کا سفلی اور مادی مقصد ڈھونڈنے کے لئے پوری کوشش صرف کی ہے۔ مگر اس میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ حقیقت میں یورپین اقوام بنی اسرائیل سے تعلق رکھتی ہیں۔ جن کو اللہ تعالے نے ان کے مانگنے پر دنیاوی نعمتوں کا وعدہ فرمایا۔ اور ساتھ ہی ان کے غلط استعمال پر تہدید بھی فرمائی۔ چنانچہ ان اقوام کو غلامی اور مظلومیت کے بعد آزادی اور حکومت عطا فرمائی۔ کم مائیگی اور ذلالت کے عوض ثروت اور رعب ملا۔ غربت اور فلاکت کے بعد ثروت اور دولت ملی۔ غرض کوئی دنیوی نعمت ایسی نہیں۔ جو اس قوم کو حاصل نہ ہوئی ہو۔ بلکہ صحیح راستہ اور روحانیت سے کٹ جانے کی وجہ سے اس قوم نے تمامتر دنیاوی اسباب اسی عارضی مقام کو انتہائی پر آسائش اور اس کارگاہ عالم کو عیش و عشرت کا کارخانہ بنانے کے لئے ایسے رنگ میں استعمال کئے۔ کہ انسانی عقل بلکہ شاعرانہ تخیل بھی حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ سفر اور حضر۔ رات اور دن۔ کھیل اور کام غرض زندگی کے ہر شعبے کو ایسے سانچے میں ڈھالا ہے۔ کہ الامان الحفیظ۔ پھر ایجادات اور مشینی آلات حرب اور بجلی کا استعمال بلکہ اب ایٹمی طاقت ہاتھ آجانے سے انتہائی ممکن درجہ طاقت تصرف میں لا سکتے ہیں۔ غرض یہ وہ زمانہ ہے۔ کہ اگر انسانی زندگی کا ماحصل یہی دنیا اور اس کے اسباب ہوں۔ تو آج یہ مقصد انسان کو بدرجہ اتم حاصل ہو چکا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس راستہ پر گامزن ہونے والی اقوام ان دنیاوی اسباب اور نعمتوں سے متمتع لوگ کیا اسی کو زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ اور ان کے نفوس نفس مطمئنہ کا درجہ رکھتے ہیں؟

یہ درست ہے۔ کہ وہ ملک اور قومیں جو ان مادی اسباب اور دنیوی نعمتوں سے محروم ہیں۔ اور وہ ان ساز و سامان اور عیش و عشرت کے پلندوں کو حاصل کرنے کے لئے اسی دوڑ یعنی مسابقت کے لئے والہانہ طور پر مصروف ہیں۔ گو وہ اپنے لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ اس بت کدہ کے آستانہ پر ہی پہنچ کر دم دے۔ دنیا اپنے زعم میں معراج سمجھتے ہیں۔ مگر ان کی مثال تو دور کے سہانے ڈھول سننے والوں کی ہے۔ اس لئے ان کی آرا نہ وقعت رکھتی ہیں۔ اور نہ درخور اعتناء ہو سکتی ہیں۔ ہاں ان پیٹنے والے ڈھولوں کی اور ان کے بجانے والے سازندوں کی رائے قابل غور ضرور ہوگی۔ اس عشرت کدہ کے سرمستوں کا اپنا نفسی تجربہ اور ان ساقیوں کے گہری نگاہوں کے دیکھے حالات جو اس بیسویں صدی کے عشرت کدے کے بانی مبانی ہیں۔ ضرور وقعت رکھتے ہیں۔ (باقی)

تقریب رخصتانہ

مولوی عبدالرحمن صاحب انور وکیل الدیوان کی صاحبزادی حلیمہ بیگم صاحبہ کا رخصتانہ محمد عابد صاحب ابن حاجی محمد فضل صاحب فیروزپوری کے ہمراہ مورخہ ۲۰ ماہ وفا ۱۳۲۸ ہش بروز جمعرات کو بمقام ربوہ ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و دیگر احباب نے شمولیت فرمائی اور دعا کی۔ یہ تقریب انتہائی سادگی سے عمل میں آئی۔ یہ پہلی تقریب رخصتانہ ہے۔ جو بمقام ربوہ ہوئی اور جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شمولیت فرمائی۔ احباب اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

حصولِ آزادی کا مقصد اور پاکستانی مسلم

(از مکرم حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب جیسلٹن بورنیو)

آزادی کی چیخ و پکار تو ہند میں ۵۰ سال سے اٹھ رہی تھی۔ مگر ہندوستان کا راہنما اس اہم کام کو بھولے ہوئے تھا کہ قوم کے نوجوان کی تربیتِ اخلاق ایسے رنگ میں کرنا ہے کہ آزادی ملنے پر وہ ذمہ دارانہ طریق سے ملک اور قوم کے بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھا سکے۔

نتیجہ اس غفلت کا یہ ہوا کہ رہنمائے ہند نے نوجوان کو جس قانون شکنی اور فساد کا سبق پڑھایا ہوا تھا۔ اور جس ہتھیار کے چلانے میں اسے ماہر بنا دیا تھا اب آزادی ملنے پر وہی بداخلاقی کا ہتھیار خود اپنے ہی ہم قوموں کی گردن اور ان کی عزتوں پر چلنے لگا۔ اور ہندوستانی وہ کچھ کر گذرا کہ ہر شریف ہندوستانی کی گردن شرم کے مارے جھک گئی اور ملک کی تاریخ میں ایک سیاہ ورق خود ہندوستانی ہی نے اپنے ہاتھ سے پیوست کر دیا۔

مگر دوسروں کو جانے دو آؤ ہم دیکھیں کہ خود پاکستانی مسلم نے بھی آزادی کے مقصد کو سمجھا یا نہیں۔ بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ انگریز نے گویا اپنے دباؤ سے مسلم خاتون کو اسلامی پردہ اختیار کرنے پر مجبور کر رکھا تھا۔ آؤ اب آزادی ملنے پر ہم پردہ سے چھٹی حاصل کر لیں۔ حالانکہ امر واقعہ یوں نہیں تھا کہ گویا انگریز اپنی موجودگی سے مسلم خاتون کو پردہ پر مجبور کر رہا تھا۔ بلکہ وہ اپنے قانون سے مگر اپنے پیچیدہ طریقوں اور پالیسی سے اپنی مغربی خاتون کی مانند مسلم خاتون کو بھی عریاں کرنے کے لئے متواتر دباؤ ڈال رہا تھا۔ اور وہ یوں اعلان کر رہا تھا کہ اے مسلم خاتون اگر تو علم حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تو پردہ سے باہر عریاں ہو کر نکل۔ ورنہ جاہل اور اَن پڑھ رہ۔ وہ ایسی فضا پیدا کر رہا تھا کہ یا تو اسلامی پردہ کو خیرباد کہا جائے اور یا مسلم عورت تعلیم کی دوڑ میں پیچھے رہتی چلی جائے۔ اور اب ہمیں آزادی ملی ہے تا اپنی مرضی سے ایسی فضا پیدا کی جائے کہ مغربی عریانی سے بچتی ہوئی بھی ہماری عورت اعلیٰ علوم حاصل کر سکے۔

اور تعجب کہ فرنگی اپنی اس چالاکی اور سحر و فریب کا ایسا اثر پیچھے چھوڑ گیا ہے کہ اب تک بھی بعض پاکستانی دوست باوجود ظاہری آزادی کے اس کی مخفی زنجیروں سے آزاد نہیں ہوئے اور پردہ کے علاوہ کئی اسلامی امور میں اب تک اپنے ذہنوں کو فرنگی ہی کا غلام بنا رکھا ہے۔

سو اے پاکستانی مسلم برادر! یاد رکھ کہ ابھی حقیقی آزادی حاصل ہی نہیں ہوئی۔ مطلق آزادی تو ایک موہوم شئی ہے۔ جس حالت میں کہ ہم اور جہاں بھی جاویں کسی نہ کسی قانون کا پابند ہو کر ہی انسان کی انسانیت قائم رہ سکتی ہے۔ لا تنفذون الا بسلطان۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ کونسا اعلیٰ اور پاکیزہ قانون ایسا ہے جو ہر قسم کی ترقی اور بلندی اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ روحانیت اور بلند پروازی کے لئے انسان کے رستے سے ہر قسم کی روک کو اٹھا کر اڑنے کے لئے لا انتہا آزادی بخش سکتا ہے

سو اے غافل مسلم! نوجوان کہ ایسا قانون خود تیرے گھر میں موجود ہے اور وہ ہمارے آقا حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قانون ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم زمین و آسمان کا بادشاہ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! تم مغربی دجالیت کے فریب میں نہ آنا۔ میں نے اپنے کامل نبی محمدؐ کے واسطے سے تمہارے لئے کامل واکمل قانون بنا دیا ہے۔ واتممت لکم نعمتی اور اسی مکمل قانون کے طفیل تم حقیقی آزادی حاصل کر سکتے ہو تا آزادی سے اڑ کر ہر نعمت اور ہر عروج اور ہر ترقی اور ہر کمال کو حاصل کر سکے اور تا تمہاری پرواز ہر نعمت الٰہی تک پہنچ سکے۔

سو آزادی ہاں اصل آزادی تب ملے گی جب مسلم اس قانون محمدی کو اولاً اپنے اوپر وارد کرے اور اپنی جان اور اپنے دل اور اپنے نفس کو محمدی قانون میں جکڑے اور پھر اس قانون کی خوبیوں کو ساری دنیا میں شائع کر کے ہر اسود و احمر کو اس کی خوبی کا قائل بنائے اور مغرب کے پیدا کردہ موجودہ دوزخ کو جنتِ محمدیہ میں تبدیل کر دے۔ جب جا کر اصل آزادی حاصل ہوگی۔ اس سے ورے نہیں اور ہرگز نہیں۔

اور اے مسلم! تو یہ بھی تو سوچ کر محمدی قانون کی خوبی اور چمک اور نور اور برکت کو قائم کرنے کے لئے کیا ممکن نہیں کہ اللہ نے خود ہی تیری بھلائی اور تیری آزادی اور تیری ترقی کے لئے خود آسمان سے کوئی سامان پیدا کر دیا ہو۔ مگر تو محض ایک عارضی اور نہایت ہی محدود سیاسی آزادی کے نشے میں اس سے اب تک غافل ہو؟

مگر یاد رکھو کہ اس اصل آزادی کے لئے تجھے اپنے نفس پر موت وارد کرنا ہوگا۔ یکے بعد دیگرے متواتر موتوں کے رستے سے گزر کر پھر اصل حیات اور اصل آزادی ملے گی۔ فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم۔ ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون۔

سو اٹھ۔ اس نیند سے جاگ جو زمانہ حال کے عیسائیت نے فریب اور سحر سے تجھ پر وارد کر رکھی ہے۔ اٹھ غفلت سے نکل اور پاکستان کے لئے۔ اپنے لئے نہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حکومت کے قیام کے لئے جو جسموں پر نہیں دلوں پر جا کر حکومت کرتی ہے جو محبت کی زنجیروں سے تمام بنی نوع انسان کو مفتوح بنا سکتی ہے۔ جو تمام شیطانی اور دجالی قید والے اسیروں کو رستگاری بخش سکتی ہے۔ جو تیری ہی نہیں۔ بلکہ ہر اسود و احمر کی آزادی کا موجب ہو سکتی ہے۔ جو ہر مغربی اور مشرقی انسان کو حسن آسمانی کا عاشق بنا کر اعلیٰ آسمانی بادشاہ کی طرف بلندیوں میں اڑا سکتی ہے۔ اٹھ اور اس حکومت کے قیام کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کر کہ حیاتِ حقیقی کا راز موت ہی میں مضمر ہے۔

تعمیر مسجد ربوہ میں حصہ لینے والے احباب

(۲)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	رقم موعودہ	رقم ادا کردہ
۵۵	جماعت احمدیہ سندھ و اسٹیٹس	۱۰۰۰-۰-۰	
۵۶	” ” کوئٹہ	۵۰۰-۰-۰	
۵۷	” ” لاہور	۱۰۱-۰-۰	
۵۸	” ” شام	۱۰۱-۰-۰	
۵۹	” ” انڈونیشیا	۱۰۱-۰-۰	
۶۰	” ” ماریشس	۱۰۱-۰-۰	
۶۱	” ” فلسطین	۱۰۱-۰-۰	
۶۲	” ” سوئٹزرلینڈ	۱۱-۰-۰	
۶۳	” ” لنڈن	۱۱-۰-۰	
۶۴	” ” ہالینڈ	۱۱-۰-۰	
۶۵	” ” جرمنی	۱۱-۰-۰	
۶۶	” ” سپین	۱۱-۰-۰	
۶۷	” ” فرانس	۱۱-۰-۰	
۶۸	سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدرآباد دکن	۱۰۱-۰-۰	
۶۹	خاندان سیٹھ محمد غوث صاحب ”	۵۱-۰-۰	
۷۰	جماعت احمدیہ قادیان	۳۱۳-۰-۰	
۷۱	چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب	۱۰۱-۰-۰	
۷۲	جماعت احمدیہ امریکہ	۱۰۰۰-۰-۰	
۷۳	” مشرقی افریقہ	۱۰۰۰-۰-۰	
۷۴	” مغربی افریقہ	۱۰۰۰-۰-۰	
۷۵	میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سکرٹری	۱۰۱-۰-۰	۱۰۱-۰-۰
۷۶	میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور	۱۰۱-۰-۰	۱۰۱-۰-۰
۷۷	چوہدری اسد اللہ خاں صاحب ”	۵۲۱-۰-۰	۵۲۱-۰-۰
۷۸	کیپٹن مبارک احمد صاحب ومنہ الحبیب صاحبہ اختر بنت میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل اسسٹنٹ ریلوے معہ بچگان	۲۱-۰-۰	
۷۹	قریشی عبدالرشید صاحب معہ اہلیہ	۲۱-۰-۰	
۸۰	جماعت احمدیہ ناسنور کشمیر	۵۰-۰-۰	۵۰-۰-۰

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	رقم موعودہ	رقم ادا کردہ
۸۱	چوہدری فتح محمد صاحب سیال	۱۰۱/-/-	
۸۲	شیخ بشیر احمد صاحب لاہور (شیخ مشتاق حسین صاحب کے خاندان کی طرف سے)	۱۰۰/-/-	
۸۳	جامعہ احمدیہ احمدنگر	۲۰۰/-/-	
۸۴	محمد شریف صاحب خالد کی پھوپھی صاحبہ کا ترکہ برائے تعمیر مسجد ربوہ	۳۰۰/-/-	
۸۵	جماعت احمدیہ سرگودہا	۵۰۰/-/-	
۸۶	مدرسہ احمدیہ احمدنگر	۱۰۰/-/-	
۸۷	چوہدری غلام محمد صاحب کڑیال شہید	۵۱/-/-	
۸۸	جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۵۲۱/-/-	
۸۹	” ” منٹگمری بذریعہ چوہدری محمد شریف صاحب	۳۰۱/-/-	
۹۰	جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودہا	۵۱/-/-	
۹۱	جماعت احمدیہ رسالپور	-/-/۱۵	
۹۲	” رشی نگر کشمیر	۱۱/-/-	
۹۳	دارقفین ربوہ	۱۰/-/-	
۹۴	جماعت احمدیہ چک ۷۲ لائل پور	۴۷/-/-	
۹۵	جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودہا	۱۰۱/-/-	
۹۶	جماعت احمدیہ ڈسکہ	۲۰۰/-/-	
۹۷	” ہوسال کشمیر	۳۰/-/-	
۹۸	” سیالکوٹ	۲۰/-/-	
۹۹	” کوٹلی ضلع میرپور	۵۰/-/-	
۱۰۰	دفتر پرائیویٹ سکرٹری	۱۰۱/-/-	
۱۰۱	تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ	۱۰۱/-/-	
۱۰۲	جماعت احمدیہ میانوالی	۱۱/-/-	
۱۰۳	” چک ۸۷ شمالی سرگودہا	۱۰/-/-	
۱۰۴	جماعت احمدیہ کھوکھا	۲۱/-/-	
۱۰۵	” ” چنیوٹ	۳۰/-/-	
۱۰۶	” ” سیالکوٹ چھاؤنی	۵۰/-/-	
۱۰۷	چک ۹۶ مربع تحصیل جڑانوالہ	۱۱/-/-	
۱۰۸	” رابطہ ضلع گجرات	۱۱/-/-	
۱۰۹	” لاہور چھاؤنی	۲۰۰/-/-	
۱۱۰	بزم محمود احمدنگر	۱۱/-/-	
۱۱۱	بزم احمد ”	۵/-/-	
۱۱۲	کارکنان صدر انجمن احمدیہ	۱۲۰/-/-	

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۹۹۴۳: میں حمیدہ بیگم زوجہ مرزا عبد اللہ جان صاحب قوم مغل عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک جوڑہ چوڑیاں وزنی ۴ تولہ قیمتی ۴۰۰/- روپیہ (۲) ایک جوڑہ کانٹے وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۰۰/- روپیہ (۳) ایک عدد نکلس وزنی ۲½ تولہ قیمتی ۲۵۰/- روپیہ پانچ عدد (۵) انگوٹھیاں وزنی ½ ۱ تولہ قیمتی ۱۵۰/- روپیہ کل ۹۰۰/- روپیہ میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میری کوئی منقولہ غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ مذکورہ بالا تمام جائداد کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت اور جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: حمیدہ بیگم بقلم خود
گواہ شد: مرزا عبد اللہ جان خاوند موصیہ سب جج پشاور
گواہ شد: مرزا غلام حیدر بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہیڈ پراونشل صوبہ سرحد

وصیت نمبر ۱۲۳۳: میں عائشہ بی بی بنت محمد مراد صاحب ساکن کھاکہ بھٹیاں ڈاکخانہ جنیانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ سکلے طلائی وزنی ۱۰ ماشہ قیمت موجودہ ۸۵/- روپے ساتھاں نقرئی وزنی ۲۵ تولہ قیمت ۲۵/- کل روپیہ ۱۱۰/- ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور کسی قسم کی جائداد نہیں ہے۔ البتہ اس کے علاوہ مجھے خرچ برادر حقیقی ظہور احمد صاحب ناصر درویش قادیان کی طرف سے ملے گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کروں اور اگر اس کے بعد بھی کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
الامۃ: عائشہ بی بی احمدی بقلم خود۔ گواہ شد: سلطان احمد موصی نمبر ۶۵۲۶ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: حکیم علی احمد دیہاتی مبلغ

وصیت نمبر ۱۲۳۲۹: میں راج بی بی بنت محمد مراد صاحب قوم ککرل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال ساکن کھاکہ بھٹیاں ڈاکخانہ جنیانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ½ ۱ تولہ قیمتی ۱۵۰/- روپے نقدی ۲۶۰/- روپے (دو صد ساٹھ) جس میں سے دو صد روپیہ ۲۰۰/- قرضہ میں دیئے ہوئے ہیں۔ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ گاہے بگاہے برادر حقیقی کی طرف سے جو کچھ مجھے وصول ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن کرا دوں یا اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: راج بی بی۔ گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: حکیم علی احمد موصی دیہاتی مبلغ میراں پور ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۲۳۵۴: میں ثریا بیگم زوجہ شیخ محمد شفیع صاحب قوم قریشی لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت کوئی جائداد یا زیور نہیں ہے۔ ایک زیور کی چیز تھی۔ جو چندہ میں دے چکی ہوں۔ اب میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو کہ خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
الامۃ: ثریا بیگم: گواہ شد: محمد شفیع خاوند موصیہ۔ گواہ شد: غلام احمد جنرل سیکرٹری لاہور چھاؤنی۔

وصیت نمبر ۱۲۳۴۲: میں بی بی فاطمہ بیگم بنت مولوی محمد الیاس خان مرحوم سکنہ بانڈہ محب ڈاکخانہ پبی تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں نہ منقولہ اور نہ غیر منقولہ۔ میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
الامۃ: بی بی فاطمہ بیگم زوجہ دانشمند خان: گواہ شد: دانشمند خان خاوند موصیہ گواہ شد: محمد حسین خان ولد محمد اکرم خان سکنہ ڈب کورونہ تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

وصیت نمبر ۱۲۳۴۱: میں امۃ الکریم بنت دانشمند خان ڈب کورونہ ڈاکخانہ چارسدہ تحصیل خاص ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ انگشتری طلائی مبلغ للعہ روپیہ۔ حق مہر بذمہ خاوند محمد حسن خان ولد خان صاحب محمد اکرم صاحب کے ذمہ ہے جو مبلغ ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائداد نہیں ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ: امۃ الکریم
گواہ شد: دانشمند خان افغان سکنہ بانڈہ ڈب تحصیل نوشہرہ۔ گواہ شد: محمد حسن خان ولد محمد اکرام خان صاحب ڈب کورونہ تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

وصیت نمبر ۱۲۴۰۲: میں عبد الواحد ولد شیخ عبد اللہ صاحب قوم راجپوت منہاس قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ ماہوار آمدنی ۱۸/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: عبد الواحد: گواہ شد: مرزا احمد دین واقف زندگی۔ گواہ شد: ملک صلاح الدین درویش دار المسیح قادیان۔

وصیت نمبر ۱۲۳۷۵: میں عائشہ بی بی زوجہ قادر بخش صاحب قوم شیخ عمر ۶۵ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیورات دو بند نقرئی وزنی ۸ تولہ مالیتی آٹھ روپے۔ ڈنڈیاں طلائی ½ تولہ مالیتی ۵۰/- روپیہ۔ کل میزان ۲۵۸/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا عائشہ بی بی: گواہ شد: رحمت اللہ جالندھری: گواہ شد: قادر بخش خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۳۷۴: میں عبد العزیز احمد نائک ولد احمد نائک قوم کشمیری پیشہ درزی عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن لنڈا بازار لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ البتہ ماہوار آمدنی ۱۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: عبد العزیز احمد ولد احمد نائک گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد: رحمت اللہ جالندھری لنڈا بازار لاہور

وصیت نمبر ۱۲۳۶۳: میں نذیر بیگم بیوہ محمد امیر صاحب مرحوم قوم جنجوعہ راجپوت ساکن چوڑا دیوان صاحب ڈاکخانہ میراں پور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ بصورت زیور ۹ ماشہ سونا موجودہ قیمت ۱۰۵ تولہ کے حساب ۵۲/۸/- زیور نقرئی ۴۵ تولہ قیمت کل ۸۱/- روپے ایک عدد سنگر مشین جس کی قیمت ایک صد روپیہ ہے۔ کل میزان ۲۳۳/۸/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۰/-/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ کروں۔ تو ایسی رقم اس سے منہا کر دی جائیگی۔ الامۃ: نذیر بیگم احمدی۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: محمد رفیع برادر حقیقی موصیہ مذکورہ

وصیت نمبر ۱۲۳۶۴: میں شریفہ بیگم زوجہ محمد لطیف صاحب قوم راجپوت ساکن چوڑہ دیوان سنگھ ڈاکخانہ میراں پور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ دو صد ۲۰۰/- روپیہ۔ ایک عدد مشین سلائی قیمتی ۱۰۰/- روپیہ ڈنڈی طلائی وزنی ۲ تولہ قیمت ۲۱۰/- روپیہ توڑے نقرہ بوزن ۳۲ تولہ قیمت ۴۰/- روپے کل میزان ۳۵۰/- روپیہ۔ حق مہر بصورت زیور وصول پا لیا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں حصہ ادا کر دوں یا اگر اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
الامۃ: شریفہ بیگم نشان انگوٹھا گواہ شد محمد لطیف خاوند موصیہ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۰۲: میں برکت اللہ متعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف آمد ماہوار مبلغ ۱۵/- روپے ہے۔ میں اپنی کل آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز میں اپنی آمد کی کمی وبیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد کسی جائیداد کا مالک ہوں تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ العبد برکت اللہ گواہ شد ظفر اللہ لیکچرار جامعہ احمدیہ گواہ شد قریشی محمد نذیر لیکچرار جامعہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۱۵۸۵ میں سکینہ بیگم بیوہ بشیر احمد صاحب عمر ۲۸ سال سکنہ ۳۱۲ ج ب ڈاکخانہ چک ۳۱۰ ج ب لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات

کنٹھہ طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی -/۳۲۲ روپیہ
کانٹے طلائی ۱½ " " -/۱۰۰ "
چھاپاں نقرئی ۲۰ تولہ " -/۲۵ "

کل میزان -/۴۴۵ روپیہ۔ حق مہر زیورات کی صورت میں وصول پا لیا ہوا ہے جو مبلغ -/۲۰۰ روپیہ تھا۔ مبلغ -/۴۴۵ روپیہ کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوئی۔ تو اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ سکینہ بیگم بیوہ چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد: چوہدری امیر احمد برادر خاوند موصیہ گواہ شد:۔ چوہدری سردار احمد صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چک ۳۱۲ ج ب۔ ضلع لائلپور

وصیت نمبر ۱۱۵۸۶ میں شریفہ بی بی زوجہ چوہدری نصیر احمد صاحب عمر ۳۰ سال ساکن چک ۳۱۲ ج ب ڈاکخانہ چک ۳۱۰ ج ب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند مذکور کے واجب الادا ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نشان انگوٹھا المرقوم ۲۲ نومبر ۴۸ء
الامتہ:۔ شریفہ بی بی گواہ شد:۔ چوہدری نصیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ چوہدری امیر احمد ولد چوہدری پیر محمد صاحب

وصیت نمبر ۱۲۰۷۱ میں سیدہ جیما بی بی بیوہ مولوی سید دلیر علی صاحب مرحوم قوم سادات عمر ۴۴ سال گوپال پور سونگھڑہ کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ کل زمین ڈیڑھ ایکڑ قیمتی -/۸۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ سالانہ آمد -/۶۰ روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ الامتہ: جیما بی بی۔ گواہ شد: سید علیہ السلام گواہ شد: خاکسار سید فضل عمر کلکی واقف زندگی

وصیت نمبر ۱۱۷۱۴ میں عبداللہ خان ولد چوہدری علی احمد خان عمر ۳۳ سال ساکن چک ۱۶۸ ڈاکخانہ ٹھیکریوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد موجودہ وقت میں کوئی نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمدنی ملازمت مبلغ -/۵۰ روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں لیکن جو جائیداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ وہ اراضی تعدادی ۵ پانچ گھماؤں تھی۔ اگر وہ اراضی واپس مل گئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری اور کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: عبداللہ خان۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبدالمجید صاحب امیر جماعت چک ۱۶۸ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب نمبردار چک ۱۶۸ ضلع لائلپور

وصیت نمبر ۱۱۶۵۷ میں امیر احمد ولد چوہدری پیر محمد صاحب عمر ۳۵ سال ساکن ۳۱۲ ج ب لھتو والی ڈاکخانہ چک ۳۱۰ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اراضی تعدادی نولعہ گھماؤں نہری واقعہ چک ۳۱۲ میں بلا شراکت غیرے ہے۔ جو مربع ۱۹/۴۷ ہے جس کی قیمت -/۲۷۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ امیر احمد ولد پیر محمد۔ گواہ شد:۔ سید محمد امین شاہ دیہاتی مبلغ گواہ شد:۔ محمد جان بقلم خود گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۹۷ میں شیخ یوسف علی ولد شیخ اصغر علی صاحب عمر ۳۰ سال ساکن ریل بازار لائلپور مراد کلاتھ ہاؤس، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ جو بھی وہ قادیان محلہ دار الفضل میں ایک مکان ۱۰ مرلہ اراضی کا تھا جو ہمارے والد صاحب کے نام تھا۔ چونکہ وہ مورخہ ۸ نومبر ۴۶ء کو بمقام لاہور فوت ہو چکے ہیں۔ اور مرحوم موصی تھے۔ وہ جو جائیداد مذکورہ ان کے نام تھی۔ وہ اب مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اس جائیداد میں ہم سات بھائی مشترک ہیں۔ اگر وہ جائیداد واپس مل گئی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ تجارت پر ہے۔ جس کی ماہوار آمدنی غیر معین تقریباً -/۸۰ روپیہ ہو جاتی ہے۔ کمی و بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا ہوں گا۔ مبلغ -/۸۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ شیخ یوسف علی مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار لائلپور۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ سید نذیر احمد انسپکٹر بیت المال۔

وصیت نمبر ۱۲۰۴۶ میں کلثوم صدیقہ زوجہ عبدالرحمٰن صاحب مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن موچی گیٹ۔ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ -/۱۰۰۰ بذمہ خاوند ہے۔ والیاں طلائی وزنی چھ ماشہ قیمتی مبلغ -/۴۵ روپے کل میزان -/۱۰۴۵ اس کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں اور نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ کلثوم صدیقہ گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن ناصر خاوند موصیہ مذکور گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۳۶۷ میں ناصرہ بیگم بنت چوہدری محمد الدین قوم جٹ پیشہ خانہ داری ساکن آنبہ ڈاکخانہ لوہیکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دو عدد بھینسیں قیمت مبلغ -/۸۰۰ روپیہ ایک گھوڑی -/۲۲۵۔ کل میزان -/۱۰۲۵ روپیہ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی جائیداد پیدا کردوں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان ہوگی:۔ الامتہ:۔ ناصرہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ خاوند موصیہ چوہدری محمد دین گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

عراقی اکاڈمی نے چودھری محمد ظفراللہ خاں کو اعزازی رکن منتخب کیا

بغداد ۲۸ اکتوبر۔ عراقی اکاڈمی نے چوہدری محمد ظفراللہ خاں کو اپنا اعزازی رکن منتخب کر لیا ہے پانچ دیگر ڈپلومیٹ جن کو یہ اعزاز دیا گیا ہے۔ حسب ذیل ہیں۔ شام کے پرانے سیاست دان فارس بے الخوری، ایران کے وزیر خارجہ علی اصغر حکمت، استنبول یونیورسٹی میں تاریخ اسلام کے پروفیسر مسٹر مکر مین خلیل، عراقی محکمہ آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر نجی الاصیل اور عراقی سرحدی ڈیپارٹمنٹ کے ڈاکٹر احمد نسیم (اسٹار)

گندم کی برآمد سے پابندیاں اٹھالی گئیں

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے گجرات، جہلم، راولپنڈی اور اٹک کے اضلاع سے آزاد کشمیر کے علاقہ میں گندم اور اس کی مصنوعات کی برآمد پر سے تمام پابندیاں اٹھالی ہیں۔ ان اضلاع کے اندر گندم کے بذریعہ سڑک مشینی ذرائع سے نقل و حرکت پر سے بھی پابندیاں دور کر دی گئیں۔

سنگاپور میں ٹیکسوں میں اضافہ

سنگاپور ۲۸ اکتوبر سنگاپور کے گورنر نے "وضع قوانین میں ان امکانات کا تذکرہ فلاحی کام کے لئے روپیہ بہم پہنچانے کے ٹیکسوں میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا۔

مجلسی خدمات اور ان کے لئے ضروری رقم مہیا کرنے کے مالی کمیٹی کے کام پر تقریر کرتے ہوئے سر فرینکلین نے کہا: مجھے بھروسہ ہے کہ اگر "مجلسی فلاح اور بہبودی کے کام کو انجام دینے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوئی تو یہ کمیٹی اس امر کی سفارش کرنے میں انہیں ہچکچائیگی کہ ٹیکسوں میں ضروری اضافہ کر دیا جائے"۔

سر فرینکلین نے سنگاپور اور وفاق کے "معاشی اتحاد" کا تذکرہ کیا اور پینتالیس لاکھ ڈالر کے وفاق کو عطیے کا ذکر کیا "جس سے اس خیال کا اظہار ہوتا ہے کہ ایک کی خوشحالی دوسرے کی خوشحالی سے وابستہ ہے"۔ شاید اب وہ وقت دور نہیں ہے۔ جب نو آبادی کو اس پر غور کرنا ہوگا کہ آیا تجارت کا ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے اور آیا سنگاپور کو اپنے لئے وہ جگہ قائم رکھنے کے مطابق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ جو جغرافیائی پوزیشن نے اسکے لئے مخصوص کر دی ہے۔ (اسٹار)

سوڈان کے لئے مسلم معلم

خرطوم ۲۸ اکتوبر وزیر تعلیم السید عبدالرحمن علی طہٰ نے اسٹار کو بتایا کہ سوڈان حکومت کو کوئی اعتراض نہ ہوگا اگر مسلم معلم مبلغان جنوب میں کام کریں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی اسلامی انجمن عیسائی تبلیغی مشنوں کے نمونے پر اسکول قائم کرنے کی اجازت طلب کرے گی تو حکومت کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ (اسٹار)

ملایا میں ستمبر میں ۸۶۹ ڈاکو ہلاک

کوالالمپور ۲۸ اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ ملایا کی وفاقی حکومت نے جو بیانات بغرض اشاعت دیئے ہیں۔ ان میں اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ اس سال کسی دوسرے مہینے سے زیادہ اس ماہ ستمبر میں ڈاکو ہلاک ہوئے ہیں۔ ہلاک ہونے والے ڈاکوؤں کی کل تعداد ۸۵ ہے۔ اس سال مارچ میں سب سے زیادہ تعداد میں ڈاکو مارے گئے تھے یہ تعداد اس سے بھی زیادہ ہے اس سال کے دیگر مہینوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

جنوری ۶۲، فروری ۳۴، مارچ ۷۶، اپریل ۵۵ مئی ۳۹ جون ۵۱، جولائی ۵۴، اگست ۸۴

ہنگامی قانون کے نفاذ کے بعد سے کل ۸۶۹ ڈاکو ہلاک کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ۸۲۶ چینی ۲۶ ملایائی، ۸ ہندوستانی، ۵ سیکیاس، ۲ کا انڈونیشی، ایک سیامی اور کسی اور قوم کا ایک فرد تھا۔ غیر زخمی گرفتار ہونے والے ڈاکوؤں کی تعداد ۲۳۴ اور زخمی شدہ گرفتار ہونے والے ڈاکوؤں کی تعداد ۲۷۶ ہے۔ گذشتہ ماہ میں ۲۹ شہری مارے گئے اور ہنگامی صورت حال کے بعد سے مرنے والوں کی کل تعداد ۵۶۵ کو پہنچ گئی جن کے علاوہ ۲۵۱ زخمی ہوئے اور ۲۳۴ لاپتہ ہیں۔ پولیس میں ہلاک و مجروحین کی کل تعداد حسب ذیل ہے۔ باقاعدہ: ۱۲۰ ہلاک، ۱۴۷ زخمی مخصوص: ۲۷۲ ہلاک، ۱۰۳ زخمی: امدادی پولیس ۱۴ ہلاک ۸ زخمی۔ (اسٹار)

کوئٹہ میونسپلٹی کے ضمنی انتخاب ختم

کوئٹہ ۲۸ اکتوبر۔ آج کوئٹہ میونسپلٹی کے ضمنی انتخاب میں وارڈ نمبر ۵ کے مسلم لیگی امیدوار کو شکست ہو گئی۔ غیر مسلم ممبروں کے چلے جانے کی وجہ سے جو چار نشستیں خالی ہو گئی تھیں آج ان کا ضمنی انتخاب ختم ہو گیا ان چار نشستوں میں سے ۳ پر مسلم لیگ اور ایک پر آزاد امیدوار کا قبضہ ہوا۔ (اسٹار)

قائد اعظم میموریل فنڈ کیلئے چندہ جمع کرنے کی مہم

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ قائد اعظم میموریل فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کی ایک مہم ملک کے طول و عرض میں عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ پاکستانی نوٹ چھاپنے والی کمپنی نے نہایت خوبصورت رسیدی کوپن چھاپے ہیں جس کی پہلی قسط یہاں پہنچ گئی ہے یہ کوپن عنقریب فنڈ کی صوبائی کمیٹیوں کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔ اس گراں طباعت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ناجائز طور پر چندہ جمع نہ کیا جا سکے۔ ان رسیدی کوپنوں کی مالیت ایک پانچ۔ دس اور سو روپیہ کی ہے اور یہ چار مختلف رنگوں میں چھاپے گئے ہیں۔ سو روپیہ والے کوپن کے ساتھ نصف ثانی بھی لگا ہوا ہے۔ ان کوپنوں کے بائیں سرے پر قائد اعظم کی تصویر ہے اور دائیں جانب نیچے گورنر جنرل کے بحیثیت صدر مرکزی کمیٹی کے دستخط ہیں۔ ہر کوپن کے وسط میں یہ جملہ اردو میں لکھا ہے "قائد اعظم میموریل فنڈ کے لئے .... روپیہ کی رقم شکریہ کے ساتھ وصول ہوئی" ہر کوپن کی مالیت بنگالی میں درج ہے۔ (اسٹار)

ولندیزی کابینہ مستعفی ہو جائے گی

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ ولندیزی کابینہ میں نازک صورت حال پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس وقت پارلیمنٹ کے سامنے جنگ سے نقصان اٹھانے والے لوگوں کو تلافی دینے کا بل پیش ہے اس کی بہت سخت مخالفت کی جائے گی۔ بل کی رو سے جزوی طور پر تلافی کی جائے گی اور حزب اختلاف پوری تلافی کی طالب ہے۔ کچھ حکومت کے حامی بھی اس کے حامی ہیں۔ وزیر مالیات اہم مراعات کے مخالف ہیں اور اگر بل مسترد ہو گیا تو ان کا مستعفی ہو جانا یقینی ہے۔ ایمسٹرڈم کی اطلاع مظہر ہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ پوری کابینہ مستعفی ہو جائے۔ (اسٹار)

امریکی سینیٹ کے اراکین پاکستان آ رہے ہیں

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ امریکی سینیٹ کی تصرفات کی کمیٹی کے پانچ اراکین ۱۲ نومبر کو یہاں آ رہے ہیں۔ وہ حکومت پاکستان کے مہمان کی حیثیت سے یہاں تین یوم قیام کریں گے۔ یہ گروہ جس میں سینیٹر ایلین جے ایلینڈر (صدر) سینیٹر تھیوڈور گرین سینیٹر ہومر فرگوسن سینیٹر ولیم جے جینر اور سینیٹر ایڈورڈ جے تھائی شامل ہیں۔ ان علاقوں میں امریکی بیرونی امداد اور فوجی امدادی پروگرام کے اطلاق کا مطالعہ کرنے کیلئے مشرق بعید جا رہا ہے اپنے دورے میں یہ سینیٹر انقرہ۔ قاہرہ۔ جدہ۔ ڈہران قبو طہ بغداد۔ طہران۔ نئی دہلی۔ رنگون۔ بنکاک۔ سیگون اور بٹاویہ بھی جائیں گے۔ امید ہے کہ یہ دورہ ایک ماہ تک جاری رہے گا۔ (اسٹار)

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل نے ترکی کے قومی دن پر ترکی کی حکومت اور اس کے عوام کو پاکستان کی طرف سے خیر اندیشی کا پیغام بھیجا ہے

بکنگھم محل کی حفاظت پر کتے

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ پولیس کے کتے بھی اب پولیس کے محافظوں کے ساتھ بکنگھم محل کی حفاظت کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حال ہی میں ملازمین کے سونے کے کمرے میں ایک چور کو پکڑا گیا تھا۔ محل کی حفاظت کرنے والے ہر کتے کے ساتھ معمولی کپڑوں میں ایک پولیس افسر رہتا ہے۔ یہ گشت تمام رات اور محل کے چاروں طرف رہتا ہے۔ دو سال کے عرصے میں چار دفعہ چور محل میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ نئی تدبیر پولیس افسروں کی ایک کانفرنس کے بعد اختیار کی گئی ہے۔ (اسٹار)

طبی تاریخ

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ اس خیال کے ماتحت کہ جنگ کی تمام طبی تاریخوں کو شائع ہونے کے بعد ممکن حد تک مکمل ہونا چاہیئے اور ان سے تمام مسائل پر آزادانہ تبادلہ خیالات کا اظہار ہو۔ برطانیہ کینیڈا نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے طبی تاریخ نویسوں نے آسٹریلیا میں اپنی بارہ روزہ کانفرنس ختم کی ہے۔ تاریخ نویسوں نے خصوصاً مشرق وسطی اور مشرق بعید کی طبی مہموں کے بارے میں قابل قدر معلومات حاصل کی ہیں (اسٹار)

روس میں مسلمانوں پر مظالم کا معاملہ کراچی کانفرنس میں پیش ہوگا

دمشق ۲۸ اکتوبر۔ چھ ماہ قبل کراچی میں جو اسلامی کانفرنس ہوئی تھی اس میں ہم نے خود روس کے علاقہ کریمیا اور کوہ قاف میں مسلم اقلیتوں پر مظالم کے سوال کو اٹھایا تھا۔ اس کانفرنس میں ہم نے شام اور یوگوسلاویہ اور البانوی مسلمانوں کی نمائندگی کی تھی۔ یہ بیان عمر بہاء الامیری بے نے اسٹار کو دیا اور کہا کہ اس معاملہ سے اخوان المسلمین کو بھی آگاہ کر دیا گیا ہے۔ عمر بے نے کہا کہ اسلامی کانفرنس نے تمام عرب حکومتوں سے اس معاملہ پر غور کرنے کی اپیل کی ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ متعلقہ علاقوں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ کمیونسٹ مذہب کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ عرب حکومتوں کو خصوصاً اور دنیا کو عموماً ان حادثات کا انکشاف کرنے اور انہیں عرب لیگ کے سامنے پیش کرنے کے لئے یہ فوری قدم اٹھانا چاہیئے (اسٹار)